صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 23 نومبر 2015ء 10 صفر 1437 ہجری 23 نبوت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 265

سوموار 23 نومبر 2015ء

قرآن ۔ کیمیا یہی ہے

لعل یمن بھی دیکھے در عدن بھی دیکھے
سب جوہروں کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے
انکار کر کے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم
بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے

(درثمین)

ہردم یادالٰہی میں محو رہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’چھٹے درجے کے مومن جو پانچویں درجہ سے بڑھ گئے ہیں وہ ہیں جو اپنی نمازوں پر آپ مُحَافِظ اورنگہبان ہیں یعنی وہ کسی دوسرے کی تَذْکِیر اور یاددہانی کے محتاج نہیں رہے بلکہ کچھ ایسا تعلق ان کو خدا سے پیدا ہوگیا ہے اور خدا کی یاد کچھ اس قسم کی محبوب طبع اور مدار آرام اور مدارِ زندگی ان کے لئے ہوگئی ہے کہ وہ ہر وقت اُس کی نگہبانی میں لگے رہتے ہیں اور ہر دم اُن کا یادالٰہی میں گذرتا ہے اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی خدا کے ذکر سے الگ ہوں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 212)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی غلام نبی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں:۔

مولانا کو قرآن کریم سے ازحد محبت ہے۔ بلکہ ایک عشق ہے۔ خالی وقت میں قرآن کریم پر تدبر کرتے ہیں۔ مولانا نے بعض قرآنوں پر ہزاروں مرتبہ پڑھا ہوگا۔ اکثر حصہ قرآن کریم کا حفظ ہے۔ بیماریوں کی وجہ سے سارا قرآن حفظ نہ کر سکے۔ تاہم بہت حد تک حافظ ہیں۔ مولانا اکثر طالب علموں کو قرآن کریم حفظ کرانے کی کوشش کرتے اور بلکہ بارہا فرماتے کہ قرآن کریم حفظ کرنا مشکل ہی نہیں۔ ہر روز دو تین آیت حفظ کرلیں اور ان کو سنن اور نوافل میں اور وتروں میں پڑھتے رہے۔ جب خوب حفظ ہوگئیں۔ پھر آگے کی آیتیں حفظ کرلیں اور حقیقت میں یہ طریق نہایت ہی عمدہ ہے۔ اس سے مولانا کی محبت قرآنی کا پتہ چلتا ہے۔ مولانا نے جب پہلی شادی کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ایک چھوٹے سے مکان میں رہتے تھے۔ میں اس وقت ان سے سلسلہ القراۃ العربیہ کا پہلا حصہ پڑھتا تھا۔ مولانا کے گھر میں چلا جایا کرتا تھا کیونکہ میں اس وقت بچہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ مولانا کی شادی کو ابھی دو تین دن ہی ہوئے تھے مگر مولانا اپنی بیوی کو روزانہ باقاعدہ قرآن کریم ترجمے سے پڑھاتے تھے۔ میں ان کی اندرون خانہ زندگی پر اس سے زیادہ بحث نہیں کرسکتا کیونکہ اس وقت مجھ کو زیادہ شعور نہ تھا۔ تاہم مجھ کو خوب یاد ہے کہ مولانا شادی کے بعد معاً ہی اپنی مرحومہ بیوی کو قرآن کریم پڑھانے لگ گئے تھے اور اگر ان کے گھر میں کوئی بات ہوتی تو قرآن کی۔ (الحکم 21 ستمبر 1923ء ص5)

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود قرآن مجید کا درس باقاعدہ دیتے تھے۔ احمدی اور غیر (از جماعت) بھی اس سے مستفید ہوتے تھے۔ ایک دفعہ مکرم حکیم اللہ دین صاحب آف شیخ پور نزد بھیرہ کو جو غیر (از جماعت) تھے کہا کہ مرزائیوں کا درس کیوں سنتے ہو؟ تو انہوں نے جواباً کہا کہ اب سوائے احمدیوں کے قرآن کو کوئی نہیں جانتا۔ (تاریخ احمدیت بھیرہ ص 40)

حضرت ملک مولابخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کو قرآن عظیم کے مطالعہ اور اس پر غور وتدبر کرنے کا بہت شوق تھا۔ جب کسی آیت کی لطیف تفسیر ذہن میں آتی اسے نوٹ کرلیتے۔ ’’الفضل‘‘ اور ’’ریویو آف ریلیجنز‘‘ انگریزی میں آپ کے کئی مضامین چھپے ہوئے ہیں۔ (الفضل 27/اکتوبر 2008ء)

پریس ریلیز

قرآن کریم کی مبینہ بے حرمتی کا شرانگیز الزام لگا کر جہلم میں معصوم احمدیوں کو زندہ جلانے کی کوشش

کوئی احمدی قرآن کریم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کا سوچ بھی نہیں سکتا: ترجمان جماعت احمدیہ

چناب نگر ربوہ (پ ر) 20 نومبر 2015ء کو جہلم میں ایک شرانگیز منصوبے کے تحت قرآن کریم کی مبینہ بے حرمتی کا شرانگیز الزام لگا کر معصوم احمدیوں کو زندہ جلانے کی کوشش کی گئی۔ تفصیلات کے مطابق جہلم میں پچاس سال سے قائم ایک مشہور چپ بورڈ فیکٹری، جس کے مالکان جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں کو آگ لگا دی گئی۔ فیکٹری میں معمول کے مطابق چپ بورڈ کی تیاری کا کام جاری تھا کہ کسی نے مقامی مولویوں کو یہ شرانگیز اطلاع دی کہ فیکٹری میں چپ بورڈ کی تیاری کے لئے قرآن کریم جلا دئے گئے ہیں۔ بغیر کسی تحقیق کے مساجد کے لاؤڈ سپیکرز پر اعلان کرا دئے گئے کہ احمدیوں کی چپ بورڈ فیکٹری میں قرآن کریم کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ ان اشتعال انگیز اعلانات سے علاقے کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مشتعل ہجوم میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس نے فیکٹری پر پتھراؤ کیا اور توڑ پھوڑ کرنے کے بعد آتش گیر مادہ سے فیکٹری کو آگ لگا دی۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے موقع پر پہنچ کر فیکٹری کے اندر محبوس افراد کو نکالا۔ آگ لگنے سے فیکٹری کا 70 فیصد سے زائد حصہ جل کر تباہ ہوگیا ہے جبکہ فیکٹری کے احاطے میں موجود 8 گاڑیاں بھی جلادی گئیں۔

اس افسوسناک واقعہ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امورعامہ نے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک باقاعدہ منصوبے کے تحت فیکٹری کو آگ لگا کر احمدیوں کو زندہ جلانے کی عمداً کوشش کی گئی ہے۔ کسی شخص نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے دشمنی کی آگ کے تحت قرآن کریم کی مبینہ بے حرمتی کا شرانگیز الزام لگایا ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ گزشتہ سال گوجرانوالہ میں 27 جولائی 2014ء کو رمضان المبارک میں خانہ کعبہ کی بے حرمتی کا الزام لگا کر مشتعل ہجوم نے 3 احمدی خواتین کو زندہ جلا دیا تھا جبکہ تحقیقات کے بعد ثابت ہوگیا کہ مذکورہ الزام صد فیصد جھوٹ پر مبنی تھا اور ذاتی دشمنی کا نتیجہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہر احمدی تمام شعائر اللہ کا دل و جان سے احترام کرتا ہے کیونکہ مقدسات کا احترام ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ **جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔** ترجمان نے کہا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر پر پابندی صرف کاغذی کارروائی کی حد تک ہے جبکہ انتہا پسند عناصر کو احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کی کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ شفاف تحقیقات کر کے چپ بورڈ فیکٹری میں آگ لگا کر زندہ انسانوں کو جلانے کی کوشش کرنے والے شرانگیز منصوبہ سازوں اور قانون شکن عناصر کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے اور قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے۔

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

جاپان کا تعارف، احمدیہ مشن اور مربی جاپان کو
حضرت مصلح موعود کی نصائح

جاپان کا تعارف

جاپان چار بڑے جزیروں Hokkaido، Honshio، Shikoko اور Kyshu اور دوسرے ہزاروں چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ملک ہے۔ جاپان کی کل لمبائی 2360 میل ہے اور اس کا رقبہ تین لاکھ 77 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ جاپان کو پہاڑوں کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔ جاپان کی زمین کا تقریباً 67 فیصد حصہ پہاڑی علاقہ ہے اور صرف 33 فیصد حصہ ہموار زمین ہے۔ چونکہ بیشمار پہاڑی سلسلوں نے رہائشی جگہوں کو محدود کر رکھا ہے اس لئے ہموار زمین پر ہی کثیر آبادی کی وجہ سے جاپان دنیا کا گنجان ترین ملک ہے۔ صرف دارالحکومت ٹوکیو کی آبادی ہی اب ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ رہی ہے۔ ٹوکیو اور دوسرے بڑے شہروں میں اتنی زیادہ آبادی کو نہایت منظم اور مربوط انداز میں رہائش کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے ٹوکیو میں زیرزمین ریلوے کا نظام ہے۔ بعض جگہ تین تین منازل پر مشتمل ریلوے لائنیں بچھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح زمین کے اوپر تین تین منازل پر مشتمل سڑکوں کا نظام ہے۔ سارے شہر کے اندر جگہ جگہ میل ہا میل لمبے پُل بنا کر، تین تین منازل پر مشتمل سڑکیں بنائی گئی ہیں تاکہ ٹریفک سہولت کے ساتھ رواں دواں رہے۔

جاپان میں زلزلے کثرت سے آتے ہیں اس وجہ سے جاپان آتش فشاں اور زلزلوں کی زمین بھی کہلاتا ہے۔

احمدیہ مشن جاپان کا قیام

جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام حضرت مصلح موعود کے دور مبارک میں 1935ء میں عمل میں آیا جب مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب پہلے مربی کی حیثیت میں 4 جون 1935ء کو جاپان پہنچے اور پھر قریباً دو سال بعد 10 جنوری 1937ء کو مکرم مولوی عبدالغفور ناصر صاحب دوسرے مربی کی حیثیت سے جاپان تشریف لے گئے اور وہاں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ 1941ء میں واپس قادیان تشریف لے آئے۔ پھر جنگ عظیم دوم کے بعد 8 ستمبر 1969ء کو مکرم میجر عبدالحمید صاحب بطور مربی جاپان پہنچے اور پھر اس کے بعد وقفہ وقفہ سے مختلف مربیان سلسلہ جاپان جاتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 20 نومبر 2015ء کو جاپان کی پہلی بیت الذکر بیت الاحد ناگویا کا افتتاح فرمایا۔

بعض جاپانی احباب اور خواتین کو بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن اپنے ایمان میں مضبوط اور مستحکم ہوتے چلے جارہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کی مربی جاپان کو نصائح

دوسرے مربی مولوی عبدالغفور ناصر صاحب جاپان روانہ ہونے لگے تو حضرت مصلح موعود نے 10 جنوری 1937 کو آپ کو درج ذیل قیمتی نصائح سے نوازتے ہوئے جاپان روانہ فرمایا۔

1۔سب سے پہلے آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ تحریک جدید کے ماتحت جارہے ہیں جس کے (مربیان) کا اقرار یہ ہے کہ وہ ہر تنگی، ترشی برداشت کرکے خدمت (دین) کا کام کریں گے اور تنخواہ دار کارکن نہیں ہوں گے بلکہ کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد خود کما کر (دین) کی خدمت کرنے کے قابل ہوں۔ اس وقت جو وہاں ہیں وہ تحریک جدید کے (مربی) نہیں بلکہ ان کو عارضی طور پر (دعوت الی اللہ) سے لیا گیا ہے اس لئے اس بارہ میں آپ کا معاملہ ان سے مختلف ہے۔ آپ کے لئے سردست ایک گزارہ کا انتظام کیا جائے گا جیسا کہ چین، سپین، ہنگری وغیرہ کے (مربیان) کا انتظام کیا جاتا ہے لیکن آپ کو کوشش کرنی چاہئے اور ہم بھی کوشش کریں گے کہ آپ وہاں سے اپنے گزارہ کے مطابق خود رقم پیدا کرسکیں اور اس کا آسان طریق یہ ہے کہ جاپان اور ہندوستان میں تحریک جدید کی معرفت کوئی تجارتی سلسلہ قائم کیا جائے مگر اس سے بھی پہلے آپ کو جاپانی زبان سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کے سامنے ہنگری اور سپین کے (مربیان) کا شاندار کام رہنا چاہئے جنہوں نے آپ کی نسبت زیادہ مشکلات میں اور ان ممالک کے لحاظ سے کم خرچ پر وہاں نہایت اعلیٰ کام کیا ہے اور اعلیٰ طبقہ میں احمدیت پھیلائی ہے۔

2۔آپ کو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہئے جس سے سب نصرت آتی ہے اور قرآن کا مطالعہ اور اس کے مضامین کے غور پر مداومت اختیار کرنی چاہئے۔ اسی طرح کتب سلسلہ اور اخبارات سلسلہ کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے۔

3۔باہر جانے والوں کو اپنا کام دکھانے کیلئے بعض دفعہ تصنع کی طرف رغبت ہوجاتی ہے اس سے بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہمیشہ مدنظر رہے۔

4۔نیک عمل نیک قول سے بہتر ہے اور عملی (دعوت) قولی (دعوت) سے بہتر ہے اور نیک ارادہ ان دونوں امور میں انسان کا ممد ہوتا ہے۔

5۔نماز کی پابندی اور جہاں تک ہو سکے باجماعت اور تہجد جب بھی میسر ہو انسان کے ایمان اور اس کے عمل کو قوی کرتے ہیں۔

6۔اللہ نور السمٰوٰت والارض ہے۔ پس محبت الٰہی کو سب کامیابیوں کی کلید سمجھنا چاہئے جو خدا تعالیٰ سے والہانہ محبت رکھتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا مگر خیالی محبت نفع نہیں دیتی۔ محبت وہی ہے جو دل کو پکڑے۔

7۔(دین حق) کے لئے ترقی مقدر ہے۔ اگر ہم اس میں کامیاب نہیں ہوتے تو یہ ہمارا قصور ہے۔ یہ کہنا کہ یہاں کے لوگ ایسے ویسے ہیں صرف نفس کو دھوکا دینا ہوتا ہے۔

8۔(دعوت الی اللہ) میں سادگی ہو۔ (دین حق) ایک سادہ مذہب ہے خواہ مخواہ فلسفوں میں نہیں اُلجھنا چاہئے۔

9۔ضروری نہیں کہ جو ہنسے وہ حق پر یا عقلمند ہو۔ بہت باتیں جن پر ہنسا جاتا ہے بعد میں سننے والے کے دل کو مسخر کرلیتی ہیں۔ پس جدید علم کے ماہروں کے تمسخر پر گھبرانا نہیں چاہئے اور نہ ہر بات کو اس لئے رد کردینا چاہئے کہ ہمارے آباء نے ایسا نہیں لکھا۔ سچائی کے ضامن آباء نہیں قرآن کریم ہے۔ پس ہر امر کو قرآن پر عرض کریں۔

10۔غریبوں کی خدمت اور رفاہ عام کے کاموں کی طرف توجہ مومن کے فرائض میں داخل ہے۔

11۔دعا ایک ہتھیار ہے جس سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ سپاہی بغیر ہتھیار کے کامیاب نہیں ہوسکتا۔

12۔(مربی) سلسلہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس ملک کے سب حالات سے سلسلہ کو واقف رکھنا چاہئے خواہ تمدنی ہوں، علمی ہوں، سیاسی ہوں مذہبی ہوں۔

13۔جس ملک میں جائے وہاں کے حالات کا گہرا مطالعہ کرے اور لوگوں کے اخلاق اور طبائع سے واقفیت بہم پہنچائے۔ یہ (دعوت الی اللہ) میں کامیابی کیلئے ضروری ہے۔

14۔رپورٹ باقاعدہ بھجوانا خود کام کا حصہ ہے۔ جو شخص اس میں سستی کرتا ہے وہ درحقیقت کام ہی نہیں کرتا۔

15۔نظام کی پابندی اور احکام کی فرمانبرداری اور خطاب میں آداب (دین) کا حصہ ہے اور ان کو بھولنا (دین) کو بھولنا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور سفر میں کامیاب کرے۔ خیریت سے جائیں اور خیریت سے آئیں اور خدا تعالیٰ کو خوش کردیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 ہشتم ص 220,219)

جاپان اور اس کا ماحول

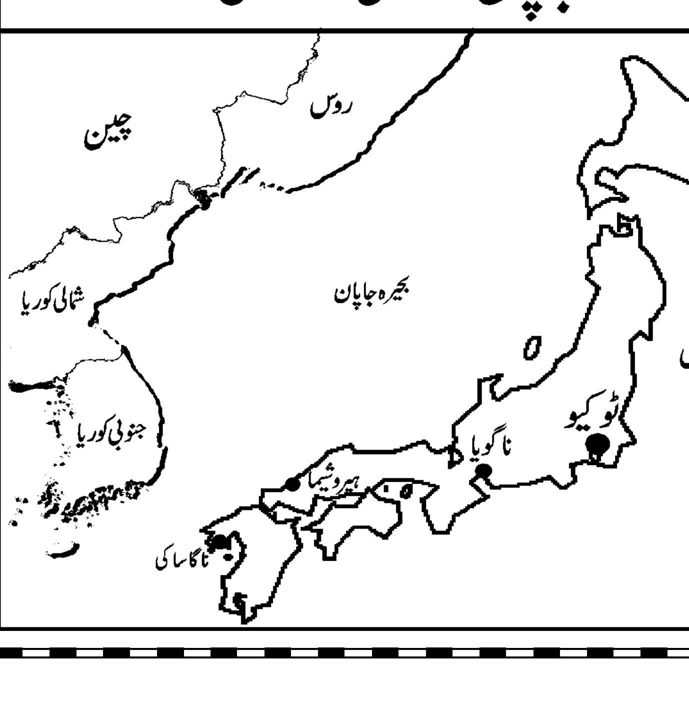

معروف اطاعت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے نبی! جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں (اور) اس (امر) پر تیری بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی (کسی پر) کوئی جھوٹا الزام لگائیں گی جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں اور نہ ہی معروف (امور) میں تیری نافرمانی کریں گی تو تو ان کی بیعت قبول کر اور ان کے لئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(الممتحنۃ:13)

اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت (کرو) یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

(النور:54)

اس سال مجلس انصاراللہ اپنی مجلس کے قائم ہونے کے 75 سال پورے ہونے پر جوبلی منارہی ہے۔ اکثر جگہوں پر ان پروگرامز کے مطابق یہ جوبلی منائی گئی۔

پس 75 سال پورے ہونے پر انصاراللہ کی تنظیمیں بھی یہ جائزے لیں کہ ہم میں سے ہر ایک نے اس کے مقاصد کو پورا کرنے میں کس قدر حصہ لیا ہے۔ صرف انصاراللہ کا ممبر ہونا تو مقصد نہیں ہے بلکہ ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنی جان، مال، وقت قربان کرنا اصل مقصد ہے تبھی ایک کے بعد دوسری نسل اس کام کو سنبھالنے کے لئے آتی ہے اور آتی رہے گی۔ تبھی ہم اپنی بنیادوں پر قائم رہیں گے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے اور ہم حقیقت میں نحن انصار اللّٰہ کا نعرہ لگانے والے کہلا سکیں گے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے کہ انصاراللہ کون ہیں؟ لفظ حواری کے مختلف لغوی معانی کا بیان اور اس حوالہ سے انصار کو اہم نصائح

حضرت مصلح موعود نے چالیس سال سے اوپر والے افراد جماعت کی تنظیم کا نام انصار اللّٰہ رکھا تاکہ اس عمر میں اپنے تجربے اور صلاحیت سے جماعت کے لئے ایک مفید وجود بن سکے۔

مسیح موعود کی جماعت کی ترقی دین سے دور جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہوگی۔ بادشاہوں کو اپنی بادشاہت کا زعم نہیں ہوگا بلکہ وہ آپ کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے والے اور آپ کی تعلیم کو اپنانے والے ہوں گے۔

اگر ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے اور ہم وہیں کھڑے ہیں تو ہم نام کے انصار اللہ ہیں۔ ہمیں اپنی قربانیوں، اپنی عملی، اخلاقی حالتوں اور دعوت الی اللہ کے لئے اپنی کوششوں کو دیکھنا ہے

نو احمدیوں میں نمایاں پاک تبدیلیوں، نمازوں کے قیام اور دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی اور غیر معمولی توجہ کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اگر صرف عاملہ ممبران ہی مقامی سطح سے لے کر مرکزی سطح تک نماز باجماعت کی طرف توجہ کریں تو پینتیس سے پچاس فیصد حاضری تو انہیں کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ اگر انصار اس سلسلہ میں اپنے نمونے دکھائیں تو خدّام تو پھر خود بخود ان کے نمونے دیکھ کر عمل کرنے شروع کر دیں گے۔

آج انصاراللہ کی تنظیم کو 75 سال پورے ہونے کا اگر ہم صحیح فیض اٹھانا چاہتے ہیں یا اس لئے منا رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کی باتوں کو سن کر اس پر عمل کریں۔ اپنے دلوں کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے بنائیں۔ ہر جگہ انصار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ کریں۔ قرآن کریم کی تعلیم کو جہاں اپنے پر لاگو کریں وہاں اگلی نسلوں کی بھی فکر کرتے ہوئے انہیں بھی اسی انعام سے وابستہ رکھیں جو انعام حضرت مسیح موعود کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں دیا ہے اور پھر نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔

مجلس انصاراللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر بیت الفتوح لندن میں 20 ستمبر 2015ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس سال جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مجلس انصاراللہ اپنی مجلس کے قائم ہونے کے 75 سال پورے ہونے پر جوبلی منا رہی ہے۔ اس حوالے سے مختلف ممالک میں مجالس انصاراللہ نے پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔ اکثر جگہوں پر ان پروگرامز کے مطابق یہ جوبلی منائی گئی۔ مجلس انصاراللہ یوکے نے بھی اس حوالے سے اس سال کے اجتماع پر بیرونی ممالک کے صدران انصار اللہ اور نمائندگان کو اجتماع انصاراللہ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس دفعہ یورپ اور بعض اور ممالک کے انصار اللہ کے نمائندگان آج یہاں شامل ہیں۔

جوبلی منانا اچھی بات ہے۔ یہ بہت سی باتوں کی طرف توجہ بھی دلاتی ہے اور اس کے منانے کے حوالے سے بعض اہم منصوبوں کو انجام دینے کی طرف خاص توجہ پیدا ہوتی ہے، وعدے کئے جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اپنے جائزے لئے جاتے ہیں۔ پس اگر اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے 75 سال منا رہے ہیں تو بہت اچھی بات ہے ورنہ اگر صرف خوشی اور ہا ہو ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن انصاراللہ کے بہت سے ایسے ممبران بھی ہیں جو صرف جوبلی منانے کی خوشی تک ہی محدود رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جوبلی منائی اور کام ختم ہو گیا بلکہ بہت سے عہدیداران بھی جس ذوق وشوق سے جوبلی اجتماع اور پروگراموں کو سرانجام دینے کے لئے کوشش کر رہے ہیں ان میں بھی چند دن بعد وہی عام سستی طاری ہو جائے گی۔ اگر ہم نے صرف عارضی خوشی منانی ہے تو اس کا فائدہ کیا ہے۔

قوموں کی زندگی میں 75 سال کوئی ایسی چیز نہیں ہوتے جس کو بڑی کامیابی سمجھ لیا جائے اور صرف خوشی منا کر ہم بیٹھ جائیں اور کہتے پھریں کہ دیکھو ہماری تنظیم 75 سال سے قائم ہے۔ دنیا میں کئی تنظیمیں ہوں گی جنہوں نے 75 سال بلکہ 100 سال منائے ہوں گے لیکن آہستہ آہستہ ان کو وہ مقصد یاد نہیں رہتا جس کے حاصل کرنے کے لئے وہ قائم کی گئی ہوتی ہیں یا مصلحتوں اور ممبران کے مفادات کا شکار ہو کر وہ اپنے بنیادی مقصد سے دور چلی جاتی ہیں۔ اگر وہ تنظیمیں دنیا کے فائدے کے لئے بنائی گئی ہوں تو ایک عرصے کے بعد دنیا ان کے فوائد سے محروم ہو جاتی ہے۔ بیشک ان کے بجٹ بڑے بڑے ہوتے ہیں، بیشک وہ بظاہر طاقتور نظر آتی ہیں لیکن ان کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہوتی ہیں کیونکہ اصل مقصد سے وہ دور ہٹ گئی ہوتی ہیں۔ اگر بہت بڑے بڑے بجٹ ہیں اور بیشک آمد ہو رہی ہو تو مفاد پرست طبقہ ہی بجٹ سے بھی فائدہ اٹھا رہا ہوتا ہے۔ یا اگر وہ ملکوں کی تنظیم ہے تو طاقتور ملک ہی فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ یا صرف اس حد تک دوسروں کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے جب تک کہ بڑے بڑے ممالک یا ملکوں کے مفادات متاثر نہ ہوں۔ گویا کہ اصل مقصد وہ نہیں ہوتا جس کی بنیاد پر یہ شروع کی گئی تھیں بلکہ اپنے مفادات ہو جاتے ہیں۔ جس روح کے ساتھ تنظیم کو چلانے کا شروع میں دعویٰ کیا جاتا ہے اسے وہ بھول جاتے ہیں۔

دنیاوی تنظیموں میں اس کی سب سے بڑی مثال اس وقت یو این او (UNO) ہے جس کے 70 سال پورے ہوگئے ہیں اور وہ بھی اسے منا رہے ہیں۔ اور بہت سے تبصرہ کرنے والوں نے اس کے بارے میں تبصرہ کیا ہے۔ کالم لکھے ہیں کہ اس نے اپنے بنیادی مقصد سے ہٹ کر کھویا زیادہ ہے اور پایا کم ہے۔ تو یہ تو دنیاوی تنظیموں کا کام ہے اور ان کی حالت ہے۔ لیکن روحانی جماعتوں میں جو تنظیمیں قائم ہوتی ہیں ان کی بنیاد خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول پر ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی خوشیاں ظاہری دنیاوی خوشیاں نہیں ہوتیں، نہ ہونی چاہئیں۔ پس یہ خوشی ہم نے حاصل کرنی ہے تو اس کے لئے ایک کے بعد دوسری نسل کے انصار کو ایک مسلسل جدوجہد کے ساتھ اپنے مقاصد کو زندہ رکھنا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے جب انصار اللہ قائم فرمائی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سامنے رکھتے ہوئے، جس میں ایک ایسے نبی کے مبعوث ہونے کی دعا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر ملتا ہے کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ ...... (البقرۃ:130)۔ رَبَّنَا ...... اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث فرما۔ یَتْلُوا ...... جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کردے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 21 صفحہ 265)

پس یہ ہے وہ مقصد، یہ ہیں وہ باتیں جن کو آپ نے سامنے رکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنانے والا ہو، جو شریعت کے احکام اور اس کی حکمتیں سمجھانے والا ہو، جو تزکیہ کرنے والا ہو۔ یہ رسول کے لئے دعا مانگی گئی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور پھر سورۃ جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے آخرین میں بھی ایسے نبی او رآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے آنے کا ذکر فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے پہنچانے والا ہو۔ اور پھر اس حوالے سے باقی ذیلی تنظیموں کی طرح انصار اللہ پر بھی یہ ذمہ داری ڈالی کہ تمہارا کام بھی (دعوت الی اللہ) کرنا ہے۔ قرآن کریم پڑھانا ہے۔ اس کی شرائع کی حکمتیں بیان کرنا ہے۔ اچھی تربیت کرنا ہے۔ قوم کی دینوی کمزوریوں کو دور کر کے انہیں ترقی کے میدان میں بڑھانا ہے۔ پس یہ مقاصد ہیں جس کے لئے انصار اللہ قائم کی گئی تھی۔ 75 سال پورے ہونے پر ہم نے دیکھنا ہے کہ یہ ذمہ داریاں ہم نے کس حد تک ادا کی ہیں۔ یہ مقاصد ہم نے کس حد تک پورے کئے ہیں۔ کیا ہم نے (دعوت الی اللہ) کا حق ادا کر کے (دین حق) کے حقیقی پیغام کو دنیا تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ کیا ہم نے تعلیم حاصل کر کے پھر اسے اپنی نسلوں میں رائج کرنے کی ذمہ داری بھی ادا کی ہے۔ کیا ہم نے اپنی اولادوں کو بھی اور دنیا کو بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکمتیں بتانے کی ذمہ داری ادا کی ہے یا صرف ان بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ہی پیچھے پڑے رہے ہیں۔ کیا ہم نے جماعت کی مالی اور اقتصادی حالت کو درست کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کیا ہے یا خاص طور پر ان ملکوں میں آ کر صرف مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں میں شامل رہے ہیں۔

پس 75 سال پورے ہونے پر یہاں کی انصار اللہ بھی اور دنیا کی انصار اللہ کی تنظیمیں بھی یہ جائزے لیں کہ ہم میں سے ہر ایک نے اس کے مقاصد کو پورا کرنے میں کس قدر حصہ لیا ہے۔ اس وقت امریکہ والے بھی براہ راست یہ پیغام سن رہے ہیں، وہاں بھی انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اور جگہوں پر بھی سن رہے ہوں گے۔ صرف انصار اللہ کا ممبر ہونا تو مقصد نہیں ہے بلکہ ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنی جان، مال، وقت قربان کرنا اصل مقصد ہے۔ تبھی ایک کے بعد دوسری نسل اس کام کو سنبھالنے کے لئے آتی ہے اور آتی رہے گی۔ تبھی ہم اپنی بنیادوں پر قائم رہیں گے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ تبھی ہم (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کے انصار میں شمار ہو سکیں گے اور ہم حقیقت میں نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگانے والے کہلا سکیں گے۔

قرآن کریم میں یہ نعرہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے حوالے سے ملتا ہے۔ ایک آیت تلاوت بھی کی گئی تھی۔ لیکن اس وقت جب ان پر تنگیاں وارد کی جا رہی تھیں، اس وقت جب وہ لوگ مشکلات میں گرفتار تھے اور پھر تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ عیسائیت پر، خاص طور پر موحد عیسائیوں پر، یہ سختیاں تقریباً تین سو سال تک مختلف جگہوں پر اور مختلف حالتوں میں وارد ہوتی رہیں۔ سختیوں کے باوجود وہ اپنے مقصد کی حفاظت کرتے رہے اور پھر جب تین سو سال کے بعد حکومتوں نے عیسائیت قبول کی تو گو عیسائیت بڑے وسیع پیمانے پر پھیلنا شروع ہوئی لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی بنیادی تعلیم سے وہ دور ہوتے چلے گئے۔ اپنے مقصد کو بھول گئے۔ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بنیادی پیغام اور تعلیم جو خدا تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کا سبق دیتی تھی اسے بھول کر شرک میں مبتلا ہو گئے۔ آج دنیا سمجھتی ہے کہ عیسائیت نے بڑی ترقی کی ہے۔ ایسی ترقی کو کیا کرنا جس کا مقصد دنیا کی چکا چوند سے متأثر ہونا ہے اور خدا تعالیٰ کی یاد کو پس پشت ڈالنا ہے۔ یہ اس بنیادی تعلیم کو بھلانے کی وجہ سے ہے جو آج مثلاً اپنے زعم میں بڑے بڑے مغربی سکالر ہم جنس پرستی کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ مذہب کو نرم رویہ دکھاتے ہوئے اسے بھی اب اپنی تعلیم کا حصہ بنا لینا چاہئے۔ اَنَا لِلّٰہ۔ ان دنیاداروں کا مذہب کے بارے میں یہ تصور ہے۔ گویا مذہب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے فرستادوں پر نہیں اترتا بلکہ دنیاوی مجلسیں اور تنظیمیں اور نام نہاد مذہب کے ٹھیکیدار ضرورت کے مطابق مذہب میں دخل اندازی کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بدل سکتے ہیں۔ ایسی سوچیں اور ایسی حرکتیں پھر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دیتی ہیں۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ یہ لوگ پستیوں میں گر رہے ہیں۔ کہاں تو وہ عیسائی تھے جنہوں نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگایا اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا عہد کیا، جنہوں نے یہ عہد کیا کہ ہم توحید کے قیام کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور کہاں آج کے یہ لوگ ہیں جو شرک میں مبتلا ہوئے تو اخلاقی گراوٹوں میں بھی گرتے چلے گئے اور گرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کا مقصد صرف اور صرف دنیا کمانا ہے اور دین کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنا ہے، نہ کہ دین کے پیچھے چلنا ہے۔

ان حقیقی عیسائیوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے فَلَمَّآ اَحَسَّ ...... (آل عمران:53-54) پس جب عیسیٰ نے ان میں، عام لوگوں میں انکار کا رجحان دیکھا محسوس کیا تو اس نے کہا کون اللہ کی طرف بلانے میں میرے انصار ہوں گے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ (یہ دعا ہے کہ) اے ہمارے ربّ! ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تو نے اتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

پس یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حواری ہونے کا حق ادا کیا۔ جنہوں نے اٰمَنَّا بِاللّٰہ کا اعلان کیا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ ہم فرمانبرداروں میں سے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں گے اور فرمانبرداری دکھائیں گے۔ دنیاوی دلچسپی اور دنیاوی مصلحتیں ہمیں دین سے دور نہیں کریں گی۔ انہوں نے شرک سے بیزاری کا اعلان کر کے رَبَّنَا اٰمَنَّا کی آواز بلند کی اور اعلان کیا کہ اے ہمارے ربّ! ہم ان باتوں پر ایمان لائے، اس تعلیم کو مانا جو تو نے اپنے رسول کے ذریعہ سے اتاری ہے۔ پس یہ لوگ تھے جن کو اس دنیا سے زیادہ اگلے جہان کی فکر تھی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی فکر تھی۔ انہوں نے رسول کی پیروی کا اعلان کیا تو اسے نبھایا۔ جب انہوں نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہا تو اللہ تعالیٰ کے مددگار بنے۔ پس اس بات کو محفوظ فرما کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے راستے متعین کئے ہیں۔ وہ باتیں بیان فرمائی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے مددگار بنا جا سکتا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے کہ انصار اللہ کون ہیں؟ آیت (آل عمران:53) میں آنے والے لفظ حواری کو سمجھنا چاہئے۔ اس کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہ لفظ بڑا اہم ہے۔ انصار اللہ بننے کا ادراک اس لفظ کو سمجھنے سے بڑھتا ہے۔ اس لفظ کے معنی کو سمجھ کر ہی اللہ تعالیٰ کے مددگار ہونے کا مطلب واضح ہوتا ہے۔ اس لفظ کے معنی واضح ہوں تو تبھی نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کی روح کو سمجھ کر انسان یہ نعرہ بلند کرتا ہے۔ پس حواری کے لفظ کے معنی میں پنہاں گہرائی کو سمجھنے کی ہمیں ضرورت ہے۔

حواری کے کئی مطلب ہیں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے جو کپڑوں کو دھو کر صاف اور اجلا کر دیتا ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ جس کو آزمایا جائے تو وہ ہر قسم کی برائیوں اور غلطیوں سے پاک نظر آئے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو اخلاص سے بھرا ہوا ہو اور صاف ہو۔ **اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو اپنے مشوروں میں ایماندار اور وفا کو مقدم رکھنے والا ہو۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ سچا اور وفادار دوست اور ساتھی۔** اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ نبی کا وفادار اور چنیدہ ساتھی، خاص تعلق رکھنے والا ساتھی۔ اس کا ایک ساتواں مطلب یہ ہے کہ خاص مضبوط اور پکا رشتہ اور تعلق رکھنے والا جو کسی طرح ٹوٹنے والا نہیں ہے۔

پس جب ایک انسان ان خصوصیات کا حامل ہو تو تبھی وہ حقیقی حواری کہلائے گا اور تبھی وہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ پس یہ باتیں سامنے رکھ کر ہر ایک اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ وہ نحن انصار اللہ کا نعرہ لگانے میں کس قدر صادق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کرنے والے حواری کہلائے کیونکہ وہ ان خصوصیات کے حامل تھے یا ان خصوصیات کے حامل بننے کا عہد کرنے والے تھے اور اس کے لئے کوشش کرتے تھے جنہوں نے اپنے دلوں کی میل کو بھی دھویا، تقویٰ پیدا کیا اور دوسروں کے دلوں کی میل کو دھونے کا ذریعہ بھی بنے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ایمان میں بڑھنے اور اپنے وعدے اور عہد کو پورا کرنے کی وجہ سے انہیں برائیوں سے پاک رکھا۔ لیکن جب یہ خصوصیات ختم ہو گئیں، ان کو اپنی دنیاوی ترقیات پر ناز ہونے لگا، اپنی نسلوں میں نیکیاں جاری رکھنے میں وہ سستی کرنے لگے، توحید کے بجائے شرک میں مبتلا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو روحانی برکات سے محروم کر دیا۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ سال گزرنے یا جوبلی منانے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم ان خصوصیات کو نہ مرنے دیں۔ اپنی روحانی حالتوں کو کبھی نیچے نہ آنے دیں۔ اپنے دین کے علم کو بڑھانے والے ہوں۔ جب ہم اپنی تعلیم کو نہ بھولیں۔ جب ہم یہ اعلان کریں کہ ہم نے نبی سے جو عہد وفا اور قربانی کیا ہے اسے ہر حالت میں نبھاتے رہیں گے اور دنیا کی کوئی لالچ ہمیں ہمارے مقصد سے ہٹا نہیں سکے گی۔ مسیح موسوی کے ماننے والوں کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں تھا کہ وہ جس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں وہ قیامت تک اپنی اصلی حالت میں رہے گی لیکن مسیح (موعود) کے ماننے والوں کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جس تعلیم کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جس کو پھر مسیح موعود نے ایک زمانہ گزرنے کے بعد بھی اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ دنیا کو دکھانا تھا یہ تعلیم اب قیامت تک جاری رہنے والی تعلیم ہے۔ پس اگر عیسائی اپنی تعلیم کو بھول گئے اور حواریوں کا تسلسل ختم ہو گیا تو یہی ان کا انجام تھا۔

لیکن مسیح موعود کے ماننے والوں اور آپ کی جماعت نے قیامت تک پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔ اس لئے اس کو نحن انصار اللّٰہ کا نعرہ لگانے والے حواری ہمیشہ ملتے رہیں گے۔ لیکن ہر زمانے کے احمدی جو انصار اللہ تنظیم میں شامل ہیں ان کو بھی یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اس خوبصورت انجام کا حصہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیروؤں اور (-) کے لئے مقدر ہے۔ کیا ہم تزکیۂ نفس کر رہے ہیں۔ کیا ہم اپنے دلوں کی میلوں کو دھو رہے ہیں۔ کیا ہم قرآن کریم کی حکمت کی باتوں کو سیکھ کر خالص ہوتے ہوئے اپنا رہے ہیں، ان پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا ہمارے وفاؤں کے معیار بلندیوں کی طرف جا رہے ہیں۔ کیا ہم اپنی نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ کیا ہم اپنے عہد بیعت کے مطابق حضرت مسیح موعود سے اپنا رشتہ سب دنیاوی رشتوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ کیا ہم دین کے معاملے میں بھی اور دنیاوی معاملات میں بھی اپنی رائے اور مشورے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر ایمانداری اور وفا سے دیتے ہیں۔ پس جب ہم ان معیاروں کو سامنے رکھیں گے تو خود بخود ہمارا تمام تر جائزہ ہمارے سامنے آ جائے گا۔

حضرت مصلح موعود کا چالیس سال سے اوپر والے افراد جماعت پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے آپ کی تنظیم کا نام انصار اللہ رکھا تا کہ اس عمر میں جب ہر لحاظ سے انسان پختہ ہو چکا ہوتا ہے اپنے تجربے اور صلاحیت سے جماعت کے لئے ایک مفید وجود بن سکے۔ اپنے نمونے قائم کر کے نوجوان نسل کی تربیت کا ذریعہ بن سکے۔ انصار اللہ کے الفاظ یہ احساس دلاتے رہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے مددگار بننا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے دین کی ترویج کے لئے ہر قربانی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل بھی کرنا ہے اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی حکمت اور اہمیت بتا کر عمل کروانے کی نصیحت اور کوشش کرنی ہے۔ دین کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے مسیح موعود کا مددگار بننا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ ہے کہ میں تیری (-) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(مجموعہ الہامات ص260 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اور وہ ضرور پہنچائے گا اور پہنچا رہا ہے لیکن اگر آپ اس میں حصہ ڈالنے کی کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں گے۔ یقیناً یہ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب (دعوت الی اللہ) دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا تو اس کے نیک نتائج بھی پیدا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق آخر کار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہی غالب آنا ہے۔ لیکن ہم کتنے خوش قسمت ہوں گے اگر ہم اس غلبے کا حصہ بن جائیں۔ یاد رکھیں جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کتب اللّٰہ ...... (المجادلۃ:22) اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں جہاں اس کام کے لئے مددگاروں کی ضرورت ہو گی وہ اپنے وعدے کے مطابق انصار بھی حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کو مہیا کرتا رہے گا۔ لیکن یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ حواریوں والی خصوصیات پیدا کر کے کتنا اس کا حصہ بنتے ہیں۔ آگے بڑھ کر اگر نحن انصار اللّٰہ کی روح کو سمجھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں گے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ عیسائیت کے پھیلنے کے ساتھ دینی اور روحانی زوال ان میں شروع ہوا لیکن احمدیت کے پھیلنے کی خوشخبری جب ہمیں حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر دی کہ تین سو سال پورے نہیں ہوں گے جب احمدیت کی دنیا میں اکثریت ہو گی۔

(ماخوذ از تذکرۃ الشہادتین صفحہ 67)

تو اس بات کی بھی تسلی کروائی کہ نظام خلافت کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا رہے گا اور دینی زوال نہیں ہو گا بلکہ دین کی ترقی نظر آئے گی۔ مسیح موعود کی جماعت کی ترقی دنیاوی بادشاہتوں کے ساتھ دین سے دور جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہو گی۔ بادشاہوں کو اپنی بادشاہت کا زعم نہیں ہو گا بلکہ وہ آپ کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے والے ہوں گے۔ وہ آپ کی تعلیم کو اپنانے والے ہوں گے۔ یہ زمانہ بھی آئے گا جب بادشاہ مجبور ہوں گے کہ مسیح (موعود) کو مانیں۔ گو آج ہم میں سے بہت سے اسے خوش فہمی سمجھیں گے یا ہمارے مخالفین کچھ لوگ ہماری خوش فہمی سمجھتے ہوں یا ایک بڑ سمجھتے ہوں کہ چھوٹی سی جماعت یہ کیا نعرے لگا رہی ہے لیکن جب ہم جماعت احمدیہ کی تاریخ اور ابتدا پر نظر ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ پس اس کی تو کوئی فکر نہیں کہ یہ کیسے ہو گا۔ یہ (-) ہو گا اور ضرور ہو گا۔ ہر دن جو بظاہر چھوٹی چھوٹی کامیابیاں دکھاتا ہے وہ ہمیں اس بات پر مضبوط کرتا ہے کہ تمہیں یہ چھوٹی چھوٹی کامیابیاں تمہارے وسائل اور کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتی تھیں جن کو دنیا بظاہر چھوٹی سمجھتی ہے۔ آج یہ چھوٹی کامیابیاں بھی ہمارے لئے ہمارے وسائل کے لحاظ سے ہم دیکھیں تو بہت بڑی نظر آتی ہیں اور ہم ان پر خوش ہوتے ہیں لیکن دنیا یہ سمجھتی ہے کہ چھوٹی کامیابیاں ہیں لیکن یہ جو بھی کامیابیاں ہیں جیسا کہ میں نے کہا یہ ہماری کسی کوشش کی وجہ سے نہیں ہیں۔ یہ بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہیں۔ وہ تمام طاقتوں والا ہے۔ وہ جب چاہے گا تو دنیا جن کامیابیوں کو بڑا سمجھتی ہیں ان بڑی کامیابیوں کو بھی ہمارے قدموں میں لا ڈالے گا۔

لیکن جو چیز ہمارے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال جو گزرتا ہے وہ اس جائزے کی طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہمارا اصل مقصد دین میں ترقی کرنا ہے اور اسے ہم نے کس حد تک حاصل کیا ہے۔ اگر ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے اور ہم وہیں کھڑے ہیں تو ہم نام کے انصار اللہ ہیں۔ ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ ہمیں اپنی عملی، اخلاقی حالتوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ ہمیں اپنی ان کوششوں کو دیکھنا ہے جو دین کو پھیلانے کے لئے ہم کر رہے ہیں۔ میں نے ایک خطبہ میں جماعت میں نئے آنے والوں کا ذکر کیا تھا کہ ایک شخص مشرک سے احمدی ہوا بلکہ پورا گاؤں ہی مشرکین کا تھا جو احمدی ہوا تو احمدی ہونے کے بعد توحید اس طرح اس کے دل میں راسخ ہو گئی، اس طرح گڑ گئی کہ وہ کہنے لگا کہ یا تو مجھے خدا پہ یقین نہیں تھا اور یا اب یہ حالت ہے کہ میرے دل میں توحید اس طرح گڑ گئی ہے۔ پہلے یہ خیال تھا کہ بتوں کے بغیر میں خدا تک پہنچ نہیں سکتا یا بت ہی سب کچھ میرا کام کرنے والے ہیں لیکن اب میرے دل میں توحید اس طرح گڑ گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف اس طرح توجہ پیدا ہوئی ہے، خدا تعالیٰ کے لئے اس طرح میرا دل خالص ہوا ہے کہ کہنے لگا کہ **میں اپنے فارم پر کام کر رہا ہوتا ہوں تو نماز کے وقت میرے دل میں ایک آواز اٹھ کر مجھے توجہ دلاتی ہے کہ کام چھوڑو اور نماز ادا کرو۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو یہ ان لوگوں کی حالت ہے جو اللہ تعالیٰ ''انصار اللہ'' کی صورت میں حضرت مسیح موعود کو عطا فرما رہا ہے۔**

اب اپنے جائزے لے لیں کہ یہ کیا ہیں۔ ایک ملک کی مجلس کا میں جائزہ لے رہا تھا تو صدر صاحب نے بڑے فخر سے یہ بتایا کہ ہمارے ممبر نمازوں میں کمزور تھے صرف دس فیصد با جماعت نماز ادا کرتے تھے ہم نے ایک مہم چلائی تین مہینے تک تو سترہ فیصد ہو گئے۔ میں صحیح طرح سن نہیں سکا تھا۔ ان کے اس انداز سے میں سمجھا کہ بڑی خوشی سے بتا رہے ہیں تو شاید ستّر فیصد کہہ رہے ہوں۔ گو کہ یہ بھی انصار اللہ کے لحاظ سے کوئی غیر معمولی کامیابی نہیں ہے۔ لیکن سترہ فیصد تو انتہائی قابل شرم بات ہے اور وہ بھی ایک مہم چلانے کے بعد۔ اگر اپنے پیدائش کے بنیادی مقصد کو ہی یاد نہیں رکھتے یا نہیں رکھیں گے جس پر اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر قرآن شریف میں توجہ دلائی ہے تو انصار اللہ ہونے کا باقی حق کیا ادا کریں گے۔ اگر خود ہی تزکیۂ نفس اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل نہیں کریں گے تو دوسروں کی کیا تربیت کریں گے۔ پس اگر 75 سال گزرنے کے بعد اسّی نوّے فیصد با جماعت نمازوں کی حاضری سے ہم پندرہ بیس فیصد نمازوں کی حاضری پر آ گئے ہیں تو یہ ترقی نہیں، تنزّل ہے۔ بڑی قابل فکر بات ہے۔ بڑا فکر کا مقام ہے۔ بہرحال اب جماعت پھیل رہی ہے، اگر ایک جگہ کے افراد سستی دکھائیں گے تو خدا تعالیٰ دوسری جگہ سچے عابد پیدا فرما دے گا۔ جیسا کہ میں نے بتایا۔ یہ ایک مثال ہے جو میں نے دی ہے۔ ایسی کئی مثالیں ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے تو اس کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے اور حضرت مسیح موعود سے کئے ہوئے وعدے کے مطابق وہ فرما بھی رہا ہے۔ آپ کو عبادت کرنے والے بھی عطا فرما رہا ہے اور آپ کو آپ کے پیغام کو آگے پہنچانے والے بھی عطا فرما رہا ہے۔ کیسے اور کس قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ کس طرح ان میں جوش اور جذبہ پیدا کرتا ہے۔ کس طرح وہ اپنے آپ کو مسیح (موعود) کا پیغام پہنچانے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نیک فطرت لوگوں کو گھیر گھیر کر ہمارے قریب لاتا ہے اور پھر ان سے (دعوت الی اللہ) کے کام لیتا ہے اس کے ایک دو واقعات آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔

آئیوری کوسٹ کے دوست ولائی محمد (Volai Mohammad) صاحب ملازمت کے سلسلے میں وہاں کے ایک شہر میں آئے۔ مسلمان تھے۔ اتفاقاً انہوں نے ایک جمعہ احمدیہ بیت الذکر میں پڑھا اور پہلی مرتبہ جماعت کے بارے میں تعارف حاصل کیا۔ پھر اس شہر میں اپنے قیام کے دوران موصوف باقاعدگی سے مشن آتے رہے اور جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے رہے۔ چندہ بھی ادا کیا مگر باقاعدہ بیعت نہیں کی تھی۔ پھر ان کا نوکری کا contract ختم ہوا تو ابی جان جو وہاں کا کیپیٹل ہے وہاں واپس چلے گئے مگر انہوں نے جماعت سے مسلسل رابطہ رکھا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ 2014ء کے انتظامات میں بھی حصہ لیا لیکن پھر بھی بیعت نہیں کی۔ 2015ء میں ایک کنٹریکٹ کے سلسلہ میں موصوف فرانس آ گئے یا ان کو اللہ تعالیٰ نے فرانس آنے کا موقع دیا۔ انہوں نے وہاں سے روانہ ہونے سے پہلے فرانس مشن ہاؤس کا ایڈریس بھی لے لیا۔ وہاں مشن اور افراد جماعت سے رابطہ رکھا۔ فرانس میں قیام کے دوران ان کو جرمنی کے جلسہ کے انعقاد کا پتا چلا تو تین دن کی چھٹی لے کر جرمنی چلے گئے۔ جلسے میں شریک ہوئے۔ جلسے کے تین دن جو وہاں رہے تو اس کے بعد کہنے لگے کہ جو روحانی ماحول اور بھائی چارہ میں نے دیکھا ہے اور اسے محسوس کیا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ پھر انہوں نے میری تقاریر کا بھی ذکر کیا کہ انہوں نے میرے دل پر بڑا اثر ڈالا ہے۔ کہتے ہیں میں اپنی زندگی میں ایک روحانی تبدیلی محسوس کر رہا ہوں اور جلسہ میں شامل ہو کر وہاں انہوں نے بیعت کر لی۔ کہتے ہیں کہ میں آپ کی خواہش کے مطابق آئیوری کوسٹ میں احمدیت کی ترقی کے لئے کام کروں گا اور ہر ممکن طریق سے اس پیغام کو پہنچاؤں گا۔ تو یہ وہ روح ہے جو انصار اللہ کی روح ہے۔

پھر گیمبیا کے ایک صاحب جن کی 72 سال کی عمر ہے۔ انصار اللہ کے بھی آخری حصہ میں۔ کہتے ہیں اس سال انہوں نے جماعت کے ریڈیو پر نشر ہونے والا پروگرام سن کر جماعت کے بارے میں تحقیق کی اور احمدیت قبول کر لی۔ بیعت کرنے کے بعد یہ بڑے پر جوش داعی الی اللہ بن چکے ہیں اور

بڑھاپے کی عمر کے باوجود دعوت الی اللہ کے لئے اٹھارہ سے بیس کلومیٹر روز پیدل چلتے ہیں اور بڑے زور شور سے (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں۔ ویسے تو ان پڑھ ہیں لیکن جماعتی لیفلیٹس لیتے ہیں، پہلے خود سنتے ہیں، پھر اس کو ذہن میں مستحضر رکھتے ہیں اور اس کے بعد پھر تقسیم بھی کرتے ہیں۔ (-) لوگوں کو خاص طور پر مسیح موعود کی آمد والے اور ختم نبوت والے پمفلٹ کو پڑھنے پر زور دیتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہاری رہنمائی کرے۔ جب سے وہ احمدی ہوئے ہیں اس عرصے کے دوران پمفلٹ تو انہوں نے تقریباً اڑھائی ہزار تقسیم کئے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے شوق اور دعا **اور مسلسل محنت سے اب تک صرف یہ شخص سات سو سے اوپر افراد کو اپنی (دعوت الی اللہ) سے احمدیت میں شامل کروا چکا ہے۔**

پھر ایک صاحب شیخ جاوید صاحب ہیں۔ انہوں نے گزشتہ سال ہی بیعت کی تھی۔ قرآن کریم کے تاجر تھے۔ مسلمان تھے۔ گیمبیا میں انہیں چھ مہینے کی ٹریننگ دی گئی اور پارٹ ٹائم معلم کے طور پر رکھ لیا گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت اور نورانی وجود ہے جو ان سے کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی عبادت اور کام کو اور بڑھائیں۔ اپنی عبادت اور کام کو اور بڑھائیں۔ چنانچہ وہ بڑے پرجوش انداز سے (دعوت الی اللہ) کرنے لگ گئے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کی خاطر کئی کلومیٹر اور کئی کئی گھنٹے پیدل سفر کرتے ہیں۔ نئی نئی جماعتیں ان کے ذریعہ سے بن رہی ہیں اور انہوں نے بھی تقریباً دو سو سے اوپر افراد کو احمدیت کا پیغام پہنچا کر انہیں جماعت میں شامل کیا اور اب جو شامل ہونے والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں بھی شامل کیا جا رہا ہے اور اسی ذریعہ سے وہ باقاعدہ رابطے میں رہتے ہیں۔

پس یہ لوگ ہیں جو بعد میں آ رہے ہیں لیکن اپنے وقت کے ضائع ہونے کو محسوس کرتے ہوئے اپنی عبادتوں میں بھی اور (دعوت الی اللہ کے) کاموں میں بھی طاق ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں اضافہ فرماتا چلا جائے اور ہم میں سے جو کمزور ہیں، جن کے گھروں میں احمدیت کئی دہائیوں سے آئی ہوئی ہے بلکہ باپ دادا سے آئی ہوئی ہے وہ اپنے آپ کو اس مقام پر لانے کی کوشش کریں جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود دیکھنا چاہتے ہیں۔

میں نے نماز باجماعت کی ابھی بات کی تھی لیکن حضرت مسیح موعود ہمارے لئے کیا معیار مقرر فرماتے ہیں۔ نماز باجماعت تو فرض ہے۔ ایک صحت مند مرد کے لئے اس کو ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ ایک جگہ اپنی جماعت کے افراد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

ہر شخص تہجد کے لئے اٹھنے کی کوشش کرے۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 21 جنوری 1898ء)

اور اب آپ انصار کی عمر تو ایسی ہے جن کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور توجہ کرنی چاہئے۔ کجا یہ کہ اس بات پر خوش ہو جائیں کہ ہمارے پندرہ فیصد ممبر نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔ اگر صرف عاملہ ممبران ہی مقامی سطح سے لے کر مرکزی سطح تک نماز باجماعت کی طرف توجہ کریں تو پینتیس سے پچاس فیصد حاضری تو انہیں کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ اگر انصار اس سلسلہ میں اپنے نمونے دکھائیں تو خدّام تو پھر خود بخود ان کے نمونے دیکھ کر عمل کرنے شروع کر دیں گے۔ جب خود عمل نہیں کر رہے تو دوسروں کو کیا نصیحت ہوگی۔

آپ نے ایک جگہ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو“۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 12 تا 14 نومبر 1899ء ص 351-352)

ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے قرآن (مجید) میں فرمایا ہے کہ وجاعل الّذین...... (آل عمران:56)“ (یعنی اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالا دست رکھوں گا یا بالا دست کروں گا۔ ان کو فوقیت دوں گا۔ وہ ترقی کرنے والے ہوں گے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ”یہ تسلی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا مگر میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے“۔ یعنی حضرت مسیح موعود کو بھی انہیں الفاظ میں بشارت دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے، فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں“۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 28 دسمبر 1898ء ص 103,104)

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے۔ پس آج انصار اللہ کی تنظیم کو 75 سال پورے ہونے کا اگر ہم صحیح فیض اٹھانا چاہتے ہیں یا اس لئے منا رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بنیں تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کی باتوں کو سن کر اس پر عمل کریں۔ اپنے دلوں کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے بنائیں۔ کامیابی اسی میں ہے کہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کریں اور ان کامیابیوں کا حصہ بنیں جن کی بشارت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو دی ہے۔

آج امریکہ میں بھی انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا اور شاید کسی اور ملک میں بھی ہو رہا ہو۔ ہر جگہ انصار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ مختلف ممالک کے نمائندگان یہاں آئے ہوئے ہیں وہ بھی اس بات کو نوٹ کریں اور اپنے انصار کو جا کر بتائیں اور ان کے جو انصار سن رہے ہوں گے ان کو بھی بتائیں اور میرا خیال ہے دنیا میں ہر جگہ تو سن ہی رہے ہوں گے۔ اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ کریں۔ قرآن کریم کی تعلیم کو جہاں اپنے پر لاگو کریں وہاں اگلی نسلوں کی فکر کرتے ہوئے انہیں بھی اسی انعام سے وابستہ رکھیں جو انعام حضرت مسیح موعود کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں دیا ہے اور پھر نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ پیدائشی احمدی اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے نئے آنے والوں سے نیکیوں میں آگے نکلنا ہے اور نئے آنے والے اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے پرانے احمدیوں کو نیکیوں میں پیچھے چھوڑ دینا ہے۔ امریکہ کے انصار اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے حقیقی انصار اللہ بنتے ہوئے برطانیہ کے انصار اللہ کو پیچھے چھوڑنا ہے اور برطانیہ کے انصار اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے دنیا میں رہنے والے ہر ناصر کو، ہر شخص کو پیچھے چھوڑنا ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور اسی طرح جرمنی، کینیڈا، انڈونیشیا، غانا، نائیجیریا، پاکستان، ہندوستان، آئیوری کوسٹ اور دوسرے ممالک کے انصار یہ کوشش کرنے والے ہوں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کرنا ہے۔ عبادتوں میں بڑھنا ہے۔ نیکیوں میں بڑھنا ہے۔ اپنی نسلوں کی تربیت میں بڑھنا ہے۔ اور جب یہ روح پیدا ہو گی تب ہی آپ ڈائمنڈ جوبلی منانے کا حق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ 75 سال آئندہ روحانی اور عملی ترقیات کے لئے نیا سنگ میل ثابت ہوں اور انصار اللہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے مددگار ہونے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ

(از جناب دلورام صاحب کوثری)

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ   خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ

کتب خانے کئے منسوخ سارے   کتاب حق ہے قرآن محمدؐ

نبی کے واسطے سب کچھ بنا ہے   بڑی ہے قیمتی جان محمدؐ

فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں   غلامانِ غلامانِ محمدؐ

نبی کا نطق ہے نطقِ الٰہی   کلامِ حق ہے فرمانِ محمدؐ

خدا کا نور ہے نور پیمبرؐ   خدا کی شان ہے شان محمدؐ

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ   یہی ہیں چار یاران محمدؐ

بتاؤں کوثری کیا شغل اپنا

میں ہوں ہر دم ثنا خوان محمدؐ

(بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول جلد اول صفحہ:53)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر121302 میں فاخرہ بیگم

زوجہ محمد سعید انور قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) jewellery Gold 2 تولہ 90ہزار روپے پاکستانی (2)(Trka Parents)Casha9لاکھ روپے پاکستانی۔اس وقت مجھے مبلغ 5ہزار 500روپے پاکستانی ماہوار بصورت Husband's Pensionمل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔فاخرہ بیگم گواہ شد نمبر1۔محمود احمد چوہدری ولد چوہدری محمد عاشق گواہ شد نمبر2۔ منصور احمد ولد چوہدری منظور احمد

مسل نمبر121303 میں معاذ احمد

ولد تقی اللہ قوم ....پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی شکر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500روپے پاکستانی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔معاذ احمد گواہ شد نمبر1 ۔طیب احمد طاہر ولد میاں محمد یوسف گواہ شد نمبر2 ۔اعجاز احمد بٹ ولد غلام نبی بٹ

مسل نمبر121304 میں صادقہ نوشین نذیر

زوجہ نذیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) زیور 2 تولہ۔اس وقت مجھے مبلغ 4ہزار روپے پاکستانی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامۃ۔صادقہ نوشین نذیر گواہ شد نمبر1۔لقمان احمد ساقی ولد نذیر احمد سانول گواہ شد نمبر2 ۔نذیر احمد ولد چوہدری معراج احمد

مسل نمبر121305 میں ہمایوں طاہر

ولد طاہر احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت 2010 ساکن Bhakho Bhatti ضلع و ملک پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1ہزار روپے پاکستانی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ہمایوں طاہر گواہ شد نمبر1۔مبشر احمد ولد محمد صدیق گواہ شد نمبر2۔محمد داؤد ولد محمد یوسف

مسل نمبر121306 میں عابدہ ذکاء اللہ

زوجہ خاور محمود قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 101 Jnoobi ضلع و ملک Sargodha,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ20 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 3ہزار روپے پاکستانی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔عابدہ ذکاء اللہ گواہ شد نمبر1 ۔مبارک احمد ولد محمد اکمل گواہ شد نمبر2 ۔محمد اکمل ولد محمد یوسف

مسل نمبر121307 میں اسامہ بشارت

ولد بشارت احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Murad Abad ضلع و ملک Sragodha,pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ22 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 200روپے پاکستانی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔اسامہ بشارت گواہ شد نمبر1 ۔عتیق احمد ولد وکیل احمد گواہ شد نمبر2 ۔ملک محمد انور ولد ملک محمد اشرف

مسل نمبر121308 میں قرۃ العین یونس

بنت محمد یونس قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kalsiyan Bhattian ضلع و ملک Sheikhupura,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔قرۃ العین یونس گواہ شد نمبر1۔وسیم یونس ولد محمد یونس گواہ شد نمبر2 ۔محمد یونس ولد بشیر احمد

مسل نمبر121309 میں عبدالرحیم مرڑانی بلوچ

ولد دھنی بخش قوم بلوچ پیشہ پنشنر عمر72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mirpur Khas ضلع و ملک Mirpur Khas,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ8 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1)8 ایکڑ زرعی زمین مالیتی 24 لاکھ روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ 7ہزار روپے پاکستانی ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبدالرحیم مرڑانی بلوچ گواہ شد نمبر1۔طارق احمد بلوچ ولد عبدالرحیم مرڑانی بلوچ گواہ شد نمبر2۔میاں رفیق احمد ولد کرم الٰہی

مسل نمبر121310 میں ساجد اقبال نون

ولد خالد احمد نون قوم نون پیشہ کاروبار عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chauntra ضلع و ملک Rawalpindi,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)House 4.5 مرلہ 7لاکھ روپے پاکستانی (2) Agr Land 2Kinal 15Ma 2 لاکھ 50ہزار روپے پاکستانی (3) Car 3 لاکھ 50ہزار روپے پاکستانی۔اس وقت مجھے مبلغ 21ہزار روپے ماہوار بصورت Busines مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ساجد اقبال نون گواہ شد نمبر 1۔محمد نسیم راھوڑ ولد غلام حسین راھوڑ گواہ شد نمبر2۔ندا محمد ولد طالب حسین

مسل نمبر121311 میں مظفر احمد نعیم

ولد صلاح الدین قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Baha Wlpur ضلع و ملک Baha Walpur,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (1) House8 مرلہ 8لاکھ روپے پاکستانی(2) Comute Pension 5لاکھ روپے پاکستانی ۔اس وقت مجھے مبلغ 13ہزار روپے پاکستانی ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مظفر احمد نعیم گواہ شد نمبر1 ۔منور احمد قمر ولد محمد حیات گجر گواہ شد نمبر2 ۔اصغر علی کلار ولد شریف کلار

مسل نمبر121312 میں امجد علی

ولد محمد شریف قوم کاہلوں پیشہ کاروبار عمر46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bahawlpur ضلع و ملک Bahawlpur,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (1)Agr Land 4.5Acr 50 لاکھ روپے پاکستانی ۔ اس وقت مجھے مبلغ 12ہزار روپے پاکستانی ماہوار بصورت Busines مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔امجد علی گواہ شد نمبر1۔محمد شفیق قیصر ولد چوہدری محمد حسین گواہ شد نمبر2۔محمد اقبال ارشد ولد نسیم احمد خلیل

مسل نمبر121313 میں سحرش عدنان

زوجہ محمد عدنان قوم....پیشہ خانہ داری عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع و ملک اسلام آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1)زیور 20تولہ 8لاکھ 53ہزار روپے پاکستانی ۔اس وقت مجھے مبلغ 20ہزار روپے پاکستانی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔سحرش عدنان گواہ شد نمبر1۔عمر فاروق ولد حاکم علی گواہ شد نمبر2۔ظہیر احمد ملک ولد ملک بشیر احمد

مسل نمبر121314 میں نسرین اختر

زوجہ داؤد احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 69 RB Ghaseet Pura ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (1)پلاٹ 6مرلہ (2)زیور Ear Ring(3) زیور 4ماشہ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے پاکستانی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ۔نسرین اختر گواہ شد نمبر1 ۔ارسلان احمد داؤد ولد داؤد احمد گواہ شد نمبر2۔داؤد احمد ولد محمد یعقوب

☆..................☆..................☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

26 نومبر 2015ء

12:50 am فرنچ سروس
1:55 am دینی وفقہی مسائل
2:30 am کڈز ٹائم
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 2009ء
4:00 am انتخاب سخن
5:10 am عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم
6:00 am الترتیل
6:35 am حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے
8:00 am دینی وفقہی مسائل
8:55 am فیتھ میٹرز
9:50 am لقاء مع العرب
11:05 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس ملفوظات
11:30 am یسرنا القرآن
11:50 am بیت الرحمٰن کا افتتاح 18 مئی 2013ء
1:15 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:15 pm ترجمۃ القرآن کلاس
3:15 pm انڈونیشین سروس
4:15 pm جاپانی سروس
5:10 pm تلاوت قرآن کریم
5:25 pm درس ملفوظات
5:35 pm یسرنا القرآن
5:55 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 20 نومبر 2015ء (بنگلہ ترجمہ)
7:00 pm Shotter Shondhane Live
9:05 pm فارسی سروس
9:35 pm ترجمۃ القرآن کلاس
10:45 pm عالمی خبریں
11:00 pm بیت الرحمٰن کا افتتاح

27 نومبر 2015ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am درس ملفوظات
5:45 am یسرنا القرآن
6:10 am بیت الرحمٰن کا تعارف
7:35 am سپینش سروس
8:15 am پشتو مذاکرہ
8:55 am Shotter Shondhane
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:50 am حضور انور کا CBC کے لئے انٹرویو 24 مئی 2013ء
12:20 pm کسوٹی
12:50 pm درس ملفوظات
1:20 pm راہ ہدیٰ
2:55 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm دینی وفقہی مسائل
4:40 pm تلاوت قرآن کریم
5:00 pm سیرت النبی ﷺ
6:00 pm خطبہ جمعہ Live
7:35 pm Shotter Shondhane Live
9:35 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 27 نومبر 2015ء
10:45 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm حضور انور کا CBC کے لئے انٹرویو 24 مئی 2013ء
11:50 pm کسوٹی

28 نومبر 2015ء

12:30 am پُرکشش کینیڈا
1:00 am درس ملفوظات
1:20 am دینی وفقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 27 نومبر 2015ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am یسرنا القرآن
5:55 am حضور انور کا CBC کے لئے انٹرویو 24 مئی 2013ء
6:20 am سیرت النبی ﷺ
7:00 am درس ملفوظات
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2013ء
8:15 am دینی وفقہی مسائل
8:55 am Shotter Shondhane
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am درس مجموعہ اشتہارات
11:30 am الترتیل
11:55 am خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 26 ستمبر 2010ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سٹوری ٹائم
2:00 pm سوال وجواب
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 27 نومبر 2015ء
5:20 pm تلاوت قرآن کریم
5:35 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
6:30 pm درس مجموعہ اشتہارات
7:00 pm Shotter Shondhane Live
9:05 pm راہ ہدیٰ Live
10:35 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع

درخواست دعا

❁ مکرم عطاء الحمید ہمایوں صاحب اکاؤنٹنٹ شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم محمد اشرف صاحب ابن مکرم لال دین صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ شوگر، بلڈ پریشر اور گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ڈائیلیسز ہورہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و رحمت سے ان کو صحت وسلامتی والی زندگی عطا کرے۔ آمین

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
20 دسمبر سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

کیا آپ جانتے ہیں کہ شوگر اور لبلبے کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ لبلبہ صحت مند ہو تو 80 فیصد شوگر ٹھیک ہو جاتی ہے۔ لبلبہ کی تشخیص اور علاج کے لئے بااعتماد نام
F.B ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ ربوہ 03007705078
اوقات سرما 10 تا 1 بجے 4:30 تا 7 بجے
نوٹ صرف وقت لے کر تشریف لائیں

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

ربوہ میں طلوع وغروب 23 نومبر

طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:41
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:08

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 نومبر 2015ء

7:00 am گلشن وقف نو
8:40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 20 نومبر 2015ء
9:55 am لقاء مع العرب
12:05 pm Beverly میں استقبالیہ تقریب 11 مئی 2013ء
3:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2015ء (انڈونیشین ترجمہ)
6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2010ء
8:55 pm راہ ہدیٰ

WARDA فیبرکس
خوشخبری
لیلن 4P، کھدر 4P، کاٹن 4P
فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0333-6711362

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اوراب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہوچکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

لہنگے، کامدار وفینسی سوٹ، بوتیک ورائٹی پرنٹ لیلن، کاٹن، میچنگ اور بہترین مردانہ ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
نوٹ: لہنگے کرایہ پر حاصل کریں۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

FR-10